سوال

(17) بیوی کااپنے خاوند کو حق مہر معاف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے حالت صحت میں فیما بینہما وبین اللہ خاوند کو اطلاع دیکر اپنا مہر بخش دیا مگر اپنے اقارب کے خوف سے اظہار نہ کیا آخر وہ جب بیمار ہوئی تو حالت بیماری میں چند گواہوں کے روبرو اپنے واقعہ سابقہ کا ذکر کرکے تحریر لکھوادیا کہ میں بحالت صحت مہر معاف کرچکی ہوں ۔ کیا اس صورت میں مسماۃ مذکور کا یہ کہنا اور معاف کرنا جائز ہے یا نہیں ؟ اور واضح رہے کہ مسماۃ مذکور کے ورثاء نسبی ہیں اور ایک لڑکی نابالغ اور ایک خاوند مذکور۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں مسماۃ مذکورہ کا بحالت صحت فیما بینہما وبین اللہ اپنا مہر معاف کردینا جائز ودرست ہے اور بحالت مرض اس کا یہ اقرار کرنا کہ میں بحالت صحت معاف کرچکی ہوں بھی جائز ودرست ہے ۔ سورۃ نساء

فَإِن طِبنَ لَكُم عَن شَىءٍ مِنهُ نَفسًا فَكُلوهُ هَنيـًٔا مَريـًٔا

صحیح بخاری مصری جلد 2 صفحہ میں ہے : قال الحسن : احق مایصدق بہ الرجل آخر یوم من الاخرۃ ' وقال ابراہیم والحکم : اذا ابرالوارث من الدین بري وقال الشعبی : اذاقالت المراۃ عند موتہا ان زوجی قضانی وقضیت منہ جاز ' وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث " انتہی

وفی فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۵ : واحتج من اجاز مطلقا بما تقدم عن الحسن ان التہمۃ فی حق المختضر بعیدۃ ' وبالفرق بین الوصیۃ والدین ' لانہم اتفقوا علی انہ لو اوصی فی صحتہ لوارثہ بوصیۃ واقرلہ بدین ثم ارجع ان رجوعہ عن الاقرار لایصح ' بخلاف الوصیۃ فیصح رجوعہ عنہا ' واتفقوا علی ان المریض اذا اقر لوارث صح اقرارہ مع انہ یتضمن لہ بالمال وبان مدار الاحکام علی الظاہر ' فلا یترک اقرارہ للظن المحتمل فان امرہ فیہ الی اللہ تعالیٰ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص144

محدث فتویٰ